

یارب یہ ہے سادات کا گھر تیرے حوالے بیوائیں ہیں یہ خستہ جگر تیرے حوالے
 بے کس کا ہے بیمار پسر تیرے حوالے سب ہیں ترے دریا کے گھر تیرے حوالے
 عالم ہے کہ غربت میں گرفتار بلا ہونے
 میں تیری حمایت میں انہیں چھوڑ چلا ہونے
 میرے نہیں بندے ہیں تیرے اے میرے خالق بستی ہو کہ جنگل توھی مالک توھی رازق
 باندھے ہے کمر ظلم و تعدی پہ مناق نردوست ہے دنیا نہ زمانہ ہے موافق
 حرمت ہے تیرے ہاتھ میں امام انرلی کی
 دو بیٹیاں دو بہویں ہیں اس گھر میں علی کی
 میں یہ نہیں کہتا کہ اذیت نہ اٹھائیں یا اہل ستم آگ سے خیمے نہ جلائیں
 ناموس لیں قید ہونے اور شام میں جائیں مہلت میرے لاشے پہ بھی رونے کی نہ پائیں
 بیڑی میں قدم طوق میں عابد کا گلا ہو
 جس میں تیرے محبوب کی امت کا بھلا ہو
 فرماتے تھے اعدا کو ترائی سے بھگا کر کیونہ چھوڑ دیا گھاٹ کو ، روکو ہمیں آکر
 دعوت یونہی کرتے ہیں مسافر کو بلا کر ہم چاہیں تو پانی بھی پئیں نہر میں جا کر
 پر صبر کے دریا ہیں ہمیں پیاس نہیں ہے
 اب نہر ہے یہ پانی کہ عباس نہیں ہے
 بھولے نہیں اکبر کی ہے ہم تشنہ دہانی وہ چاند سا رخ وہ قدو قامہ وہ جوانی
 وہ سوکھے ہوئے ہونٹ وہ اعجاز بیانی دکھلا کے زبان مانگتے تھے نزع میں پانی
 کس سے کہیں جو خون جگر ہم نے پیا ہے
 بعد ایسے پسر کے بھی کبھی باپ جیا ہے